Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۹	۱۵ محرم ۱۳۹۵ھ ؛ ۲۸ صلح ۱۳۵۴ ہش ؛ ۲۸ جنوری ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے :-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۸ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

سر میں درد کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۷ صلح ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے فرزند مرزا مغفور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریب شادی کے بعد آج بعد نماز ظہر اپنی کوٹھی واقعہ دار الصدر پر وسیع پیمانہ پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ ان کی شادی سیدہ امۃ المصور سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کے ہمراہ ۲۵ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش (۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء) کو عمل میں آئی تھی۔

دعوتِ ولیمہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد، بزرگانِ سلسلہ، ناظر و وکلاء صاحبان، دیگر کثیر التعداد مقامی احباب اور دوسرے شہروں سے تشریف لائے ہوئے بہت سے احباب کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ مہمان شریک ہوئے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کے لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اسے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین

مکرم میجر عبد الحمید صاحب مبلغ جاپان کمر اور ٹانگوں میں کھچاوٹ اور درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالتِ تبشیر)

مکرم الحاج مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مغربی افریقہ عرصہ دراز سے بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس دل میں خدا کا خوف ہے وہاں شیطان کی حکومت نہیں چل سکتی

ہر چند کہ شیطان گمراہ کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے لیکن آخر مایوس ہو کر الگ ہو جاتا ہے

"یہ وقت ہے کہ لوگ خدا کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعائیں مانگیں کہ ایک پاک تبدیلی انہیں عطا ہو جن لوگوں کی پاک تبدیلی خدا تعالیٰ دعاؤں سے چاہتا ہے ان کی تبدیلی اس طرح پر ہوتی ہے کہ اُن پر بلائیں اور خوف آتے ہیں۔ جیسے فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ ۔ الآیۃ

اگر انسان کے افعال سے گناہ دُور ہو جاوے تو شیطان چاہتا ہے کہ آنکھ، کان، ناک تک ہی رہے اور جب وہاں بھی اُسے قابو نہیں ملتا تو پھر وہ یہاں تک کوشش کرتا ہے کہ اور نہیں تو دل ہی میں گناہ رہے۔ گویا شیطان اپنی لڑائی کے اختتام تک پہنچاتا ہے مگر جس دل میں خدا کا خوف ہے وہاں شیطان کی حکومت نہیں چل سکتی شیطان آخر اس سے مایوس ہو جاتا ہے اور الگ ہوتا ہے اور اپنی لڑائی میں ناکام و نامراد ہو کر اسے اپنا بوریا بستر باندھنا پڑتا ہے۔

بہت سے لوگ اس قسم کے ہیں کہ وہ نفسانی قیدوں اور ناجائز خیالات سے الگ ہونا نہیں چاہتے اور کوئی بات ان پر مؤثر نہیں ہوتی۔ آخر خدا تعالیٰ اُن پر یوں رحم کرتا ہے کہ بعض ابتلاء آجاتے ہیں تو وہ آہستہ آہستہ اُن سے باز آجاتے ہیں۔

اس وقت عام طور پر قوموں کا مناظرہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیش آگیا ہے مگر اس میں فتح و نصرت اُسی کو ملے گی جو خدا کے نزدیک تقویٰ والی ہو اور زبان کو سنبھال کر رکھے۔ بندوں پر ظلم نہ کرے اُن کے حقوق کی رعایت کرے ، سفر میں ، حضر میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور رعایت کرے تو خدا تعالیٰ اس کی رعایت کرتا ہے جب وہ تقویٰ دیکھتا ہے تو وہ خود اس کا ولی اور مددگار ہوتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی کے ساتھ کوئی جسمانی رشتہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ خود انصاف ہے اور انصاف کو دوست رکھتا ہے۔ وہ خود عدل ہے عدل کو دوست رکھتا ہے اس لئے ظاہری رشتوں کی پرواہ نہیں کرتا جو تقویٰ کی رعایت کرتا ہے اسے وہ اپنے فضل سے بچاتا ہے اور اس کا ساتھ دیتا ہے اور اسی لئے اس نے فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۔ پس اس مناظرہ میں متقی ہی کامیاب ہو گا۔"

(ملفوظات جلد سوم طبع اول ، صفحہ ۲۰۲)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار النصر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ صلح ۱۳۵۴ ہش

عتاب سے بچنے اور رحمت کو جذب کرنے کا حتمی ذریعہ

ہم اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ قرآن مجید کی رُو سے متقیوں کی ایک بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ استغفار اور توبہ میں مشغول رہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور اس کے حضور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے اور حقیقی توبہ کی توفیق عطا ہونے کی دعا کرنے سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہیں ہوتے۔ یہ امر انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانے اور اُس کے فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنانے کا موجب بنتا ہے۔

استغفار اور توبہ کی اِس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ہی ہم دیکھتے ہیں کہ جتنے بھی انبیاء کرام مبعوث ہوئے وہ لوگوں کو استغفار اور توبہ کی تلقین کرتے اور انہیں یہ باور کراتے رہے کہ استغفار اور توبہ کو لازم پکڑنے اور ان پر کاربند رہنے کے نتیجہ میں انہیں دو عظیم الشان فائدے ہوں گے۔ اوّل یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب سے بچے رہیں گے۔ دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عتاب اور عذاب سے محفوظ رکھنے کے علاوہ انہیں اپنے فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنائے گا۔

چنانچہ قریباً ہر نبی نے اپنی قوم کو ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے مختلف پیرائے میں خبردار فرمایا کہ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ (اعراف آیت ۶۰ ھود آیات ۴، ۲۷، ۸۵۔ الشعراء آیت ۱۳۴۔ المومن آیات ۳۱، ۳۳۔ احقاف آیت ۲۲) یعنی مَیں تم پر ایک بڑے دن کا عذاب نازل ہونے سے ڈرتا ہوں۔ پھر قریباً ہر نبی نے اِس عذاب سے بچنے بلکہ اس کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا مورد بننے کا طریق یہ بتایا کہ لوگ استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں۔ مثال کے طور پر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ط اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا ۙ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّ یُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْهٰرًا ؕ (نوح آیات ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ:۔ اپنے رب سے استغفار کرو وہ بخشنے والا ہے۔ (اگر تم استغفار اور توبہ کرو گے تو) وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

اسی طرح حضرت صالح علیہ السلام نے جو ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (النمل آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اے میری قوم تم بھلائی سے پہلے دُکھ کو جلدی مانگتے ہو۔ کیوں تم اللہ سے استغفار نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور پھر انہیں پوری جانسوزی کے ساتھ نصیحت فرمائی:۔

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَکُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝ (ھود آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی بھی معبود نہیں اُسی نے تمہیں زمین سے اُٹھایا (اور بلندی بخشی) اور اس میں تمہیں آباد کیا۔ اسی لئے تم اس سے بخشش طلب کرو اور اسی کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً قریب ہے اور دعائیں قبول کرنے والا ہے۔

اور اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام نے جو مدین کی طرف بھیجے گئے تھے وہاں کے لوگوں کو قوم نوحؑ، قوم ہودؑ، قوم صالحؑ اور قوم لوطؑ پر ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے آنے والے عذاب اور ان کی عبرتناک تباہیاں یاد دلاتے ہوئے یہی نصیحت کی کہ وہ ان قوموں کے انجام سے نصیحت پکڑیں اور استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنا کر اُس تباہی سے بچ جائیں جو اُن کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

وَ یٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شِقَاقِیْۤ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْکُمْ بِبَعِیْدٍ ۝ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ (ھود آیات ۹۰، ۹۱)

ترجمہ:۔ اور اے میری قوم! (دیکھنا کہیں تمہاری) مجھ سے دشمنی تمہیں (اس بات پر) نہ اُکسا دے کہ تم ویسی ہی مصیبت سہیڑ لو جیسی کہ نوحؑ کی قوم یا ہودؑ کی قوم یا صالحؑ کی قوم پر مصیبت آئی تھی۔ اور لوطؑ کی قوم تم سے کچھ ایسی دُور بھی نہیں ہے۔ پس تم اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو اور پھر اُس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا ربّ یقیناً بار بار رحم کرنے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔

اور سب سے بڑھ کر آخر میں پاکوں کے سردار افضل الرسل خاتم النّبیّین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب سے خبردار کرتے ہوئے اُس عذاب سے محفوظ رہنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کی غرض سے استغفار اور توبہ کو اپنا دائمی شعار بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ۝ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۝ (ھود آیت ۴)

ترجمہ:۔ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور تم اپنے ربّ سے بخشش مانگو اور اسی کی طرف سچا رجوع کرو تب وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطاء کرے گا اور نیز ہر ایک فضیلت والے شخص کو اپنا فضل عطاء کرے گا اور اگر تم پھر جاؤ گے تو مَیں یقیناً تم پر ایک بڑے (ہولناک) دن کے عذاب (کے آنے) سے ڈرتا ہوں کیونکہ مَیں خدا کی طرف سے بلا شک و شبہ تمہارے لئے ہوشیار کرنے والا اور اہم خبریں دینے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔

یہی نہیں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے لوگوں کو استغفار اور توبہ کو اپنا شعار نہ بنانے کی صورت میں آنے والے عذاب سے نہایت زور دار الفاظ میں خبردار کرنے کی ہدایت کی اور فرمایا:۔

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ ۚ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا ۝ (الفرقان آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تُو ان سے کہہ دے کہ میرا ربّ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دُعا (اور استغفار) نہ ہو۔ پس جبکہ تم نے پیغام الٰہی کو جھٹلا دیا تو اب اُس کا عذاب (تم سے) چمٹا دیا جائے گا۔

یہ ایسا زبردست انذار ہے کہ اسے پڑھ کر دل پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ الغرض اِن جملہ آیات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے بچنے اور اس کے فضلوں اور رحمتوں کا مورد بننے کے لئے استغفار اور توبہ کو لازم پکڑنا اور ایک دائمی شعار کے طور پر انہیں اختیار کرنا از بس ضروری ہے۔ اور علی الخصوص مومنوں کا یہ ایک بنیادی فرض ہے کہ وہ استغفار اور توبہ سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں*

68

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین اور مذاہب

(محترم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

چین کا خمیر رُوحانیت سے تیار ہوا ہے۔ چین کی مٹی میں رُوحانیت کی خوشبو بسی ہوئی ہے۔ ایک سوشلسٹ مؤرخ لکھتا ہے:-

"چین کے پُرانے مذاہب میں "ارفع ہستی" کا تصوّر موجود تھا۔ پُرانے زمانہ کے چینی اسی "بڑی ہستی" کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اس "بڑی ہستی" کو زمین اور آسمانوں کا بادشاہ مانا جاتا تھا۔ پُرانے زمانہ کے چین کے مذہب کو مادیت سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ اس کا بنیادی اصول یہ تھا کہ آخرکار خدا نیکی کا اجر دیتا ہے اور بدکار کو سزا ملتی ہے۔ خدا کی سزا میں نفرت اور بغض کارفرما نہیں خواہ کتنا ہی بدکار انسان ہو اگر توبہ کرے تو خدا اُسے معاف کر دیتا ہے۔"

(تاریخ کا مطالعہ صـ۱۳۳)

SUPREME RULER OF HEAVEN کا عقیدہ چین میں اتنا رسا بسا تھا کہ بادیان مذاہب کو انہوں نے ایک ہی نور کا جلوہ قرار دیا اور محض خدا اور بندے کے تعلق کا ذریعہ سمجھا۔ مذاہب کے اختلاف کو دشمنی اور مغائرت نہیں بنایا۔

(انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا ۱۹۶۹ء صـ۵۶۹ کالم ۲)

(۲)

چین کے عہدِ قدیم میں چار اخلاقی اور رُوحانی دبستان پیدا ہوئے جن کی مختصر کیفیت یہ ہے:-

۱۔ لاؤزے۔ اصل شخص کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ اس کی تعلیم یہ تھی کہ انسان کائنات کا ایک جزو ہے۔ وہ آسمانی قانون کے تابع ہے اور اس کی اپنی فطرت اس کے لئے بہترین اخلاقی راہنما ہے۔

۲۔ موتی۔ یہ محبت، امن اور کفایت شعاری کی تعلیم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ انسان کو عمل کے خاص معیار پیش کرنے چاہئیں۔

۳۔ کنفیوشس۔ اس کی تعلیم یہ تھی کہ انسان کو سوچ سمجھ اور ضبطِ نفس سے کام لینا چاہیئے۔ اسی طرح اس کے تمام اعمال درست ہوتے ہیں۔ اسے چاہیئے کہ علم حاصل کرے، اپنے اخلاق بلند رکھے اور شفقت و انصاف کی بناء پر عام لوگوں کو راہِ راست پر چلائے۔ اس کے دانشمندانہ اقوال ایک صدی بعد مرتب ہوئے۔ چین کا یہ سب سے بڑا فلسفی اور معلمِ اخلاق مانا جاتا ہے۔

۴۔ شن کوانگ یا شنزو۔ اس کی تعلیم یہ تھی کہ انسان کو علم حاصل کرنا چاہیئے اور اپنی عادتیں درست رکھنی چاہئیں۔ یہ کہتا تھا کہ انسانوں کو جبر سے بھی اخلاقی ضابطوں کا پابند رکھنا چاہئیے۔

(انسائیکلو پیڈیا تاریخ عالم از ولیم۔ ایل۔ لینگر۔ ترجمہ غلام رسول مہر جلد ۱ صـ۸۲-۸۳)

(۳)

بدھ مذہب نے بھی چین کے اخلاقیات پر غایت درجہ اثر ڈالا۔ ۲۰۰ء سے ۹۰۰ء تک کم و بیش بیالیس چینی عالموں نے بدھ مذہب کی تحقیق اور بدھ صحائف کے اکٹھا کرنے کے لئے ہندوستان اور دیگر ممالک کی سیاحت کی۔ انہی میں فاهیان بھی تھا۔ ان لوگوں نے بدھ مذہب کی کتابیں جمع کیں اور ان کا ترجمہ "چینی زبان" میں کر دیا۔ بدھ تعلیمات کی چھاپ چین کے اخلاقیات پر نظر آتی ہے۔ قرنِ اول میں ھان خاندان کے عہدِ حکومت میں بدھ مذہب کو سرکاری مذہب کی حیثیت حاصل ہوئی۔

(۴)

آٹھویں صدی کے شروع میں تانگ خاندان کے عہد میں جنوبی چین میں مسلمان تاجر وارد ہوئے کینٹن میں عرب تاجروں کی ایک بستی آباد ہو چکی تھی۔ اس طرح اسلام کا اثر چین میں پہنچا۔ ۹۶۰ء میں کاشغر کے حکمران اعلیٰ بوغرا خاں کو ایک خواب میں بتایا گیا کہ ایک بزرگ تجھے راہِ ہدایت دکھانے کے لئے آئے گا۔ دوسری طرف ایک ولی اللہ شہزادے کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوغرا خاں کے پاس جاکر اسے دعوتِ اسلام دو۔ اس ملاقات میں بوغرا خاں اور اس کے ساتھ دو لاکھ خیموں کے ترک باسی حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ اس طرح ترکستان میں لاکھوں انسانوں کی زندگی میں اسلام نے انقلاب پیدا کر دیا۔

(THE PREACHING OF ISLAM BY ARNOLD P. 218)

"تاتاریوں سے پیشتر بھی عرب اور ایرانی تاجر چینی بندرگاہوں میں آباد ہو گئے تھے لیکن ان کی تعداد زیادہ نہ تھی۔ جب تاتاریوں کا کاروبارِ حکومت مسلمان مدبروں کے ہاتھ آیا تو شمالی چین میں مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔

صوبہ یونّن کے مسلمان گورنر نے ۱۲۷۴ء سے ۱۲۷۹ء تک دو مسجدیں تعمیر کروائیں۔ چین کی سرزمین میں ان کی یہ پہلی عبادت گاہیں تھیں۔

عام تاتاری بدھ ملت کے پیرو تھے۔

(انسائیکلو پیڈیا تاریخ عالم صـ۲۳۵، ۲۳۶)

انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا میں چین کے تحت لکھا ہے۔ چین نے مذاہب کو یہ کہہ کر سمو لیا کہ کنفیوشس، بدھ اور لاؤزے میں مغائرت نہیں بلکہ ایک ہی ارفع اور اعلیٰ ہستی یعنی آسمانی آقا کے وہ خادم ہیں۔ اس طرح چین میں مذاہب کا اختلاف اور دشمنی پیدا نہیں ہوئی۔

(۵)

بیسویں صدی میں چین سوشلزم اور کمیونزم کی لپیٹ میں آگیا۔ مذاہبِ چین نے جو قلوب کی زمین تیار کی تھی اس سے چینی لیڈروں نے پورا فائدہ اٹھایا۔ استحصالی نظام کو ختم کر کے سماجی برائیوں سے پاک معاشرہ قائم کر دیا۔ چین پہلے روس سے متاثر ہوا لیکن جلد ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ روسی کمیونزم رُو بہ زوال ہے جس طرح جاگیرداری نظام فرسودہ ہو چکا ہے اسی طرح روسی نظام بھی اپنی موت مرنے والا ہے۔ صدر ماؤزے تُنگ نے ۱۹۴۰ء میں کہا تھا:-

"جاگیرداری کا نظریاتی اور سماجی نظام صرف تاریخ کے عجائب گھر میں رکھے جانے کی چیز بن چکا ہے۔ دنیا کے ایک حصے میں (سوویت یونین میں) سرمایہ داری کا نظریاتی اور سماجی نظام بھی اب عجائب گھر کی چیز بن چکا ہے اور دوسرے ملکوں میں وہ اس سورج کی مانند ہے جو مغربی پہاڑوں کے اس پار غروب ہو رہا ہو۔ یا ایک قریب المرگ شخص کے مشابہ ہے جو اپنے آخری سانس لے رہا ہے اور صبح کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ آیا وہ شام تک زندہ بھی رہے گا اور وہاں بھی اسے بہت جلد عجائب گھر میں منتقل کر دیا جائے گا۔ صرف کمیونزم کا نظریاتی نظام ہی ایسا ہے جو کہ عظیم گرج دار طاقت کی طرح، جو پہاڑوں کو ہموار کر سکتی ہے اور سمندروں کو پاٹ سکتی ہے آگے بڑھ رہا ہے اور دنیا پر چھا رہا ہے اور اپنی پھلتی پھولتی جوانی کو قائم رکھ سکتا ہے۔"

(صدر ماؤزے تُنگ کے اقوال صـ۲۸-۲۹)

یہ آج سے ۳۴ سال پہلے کی گرجدار آواز ہے۔ آج چین پر یہ راز کھل چکا ہے کہ روس میں کمیونزم کی جوانی ختم ہو چکی ہے۔ وہاں ایک نیا استحصالی نظام جنم لے چکا ہے۔ روسی کمیونزم ناکام ہو چکا ہے۔ آج ماؤ کے الفاظ ہیں کہ "روس میں مارکسی لینی پارٹی ایک فاشی پارٹی میں بدل گئی ہے۔" "روس میں نقلی کمیونزم کا راج ہے۔" "انہوں نے مارکسزم لینن ازم کا محض لبادہ پہن رکھا ہے۔" "یہ روسی بورژوا طبقے کے مٹھی بھر افراد کے مفادات کے خدمت گزار ہیں۔" "ایسے لوگ جاہ پرست سازشی اور مطلق العنان ہیں۔" ماؤ نے خبردار کیا ہے کہ چین میں بھی یہی صورت پیش آ سکتی ہے۔

(اقوال ماؤزے تُنگ صـ۲۰-۲۱)

(۶)

اس میں کلام نہیں کہ چین میں سماجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں بوکورو کے مقام پر قائم شدہ

نصرت جہاں احمدیہ کلینک کے آغاز کی دلچسپ روئیداد

از مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ابن ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب لاہور

اکتوبر ۱۹۷۱ء کو جب ہم نصرت جہاں سکیم کے ماتحت نائیجیریا پہنچے تو امیر صاحب نے فرمایا منا اور بوکورو دو ایسی جگہیں ہیں جہاں نئی کلینک قائم کی جا سکتی ہے اس ضمن میں ہمیں خود ان دو جگہوں پر جا کر حالات کا اندازہ لگا کر فیصلہ کرنا ہوگا۔

"منا" اور "بوکورو" دونوں ہی صنعتی لحاظ سے اہمیت والے شہر ہیں۔ "منا" میں کچھ دن ٹھہر کر اپنے احباب اور مقامی لوگوں کے مشورہ کے بعد "بوکورو" کا رخ کیا۔ بوکورو کے حالات کلینک کے لئے زیادہ سازگار دکھائی دئے۔

"بوکورو" پہنچنے کے دوسرے ہی دن چیف آف بوکورو سے ملاقات کا پروگرام بن گیا۔ چیف آف بوکورو ایک نہایت معزز مسلمان گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے بھائی اور رشتہ دار نائیجیریا میں گورنمنٹ کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔

ترجمان ساتھ تھا۔ اس نے پہلے تو صرف اتنا تعارف کرایا کہ یہ مسلمان ڈاکٹر ہیں اور بہت دور دراز ملک پاکستان سے آئے ہیں۔ چیف صاحب نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے تخت پر اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ اور جب باتوں باتوں میں ان کو یہ پتہ چلا کہ میں ان کے ہی علاقہ "بوکورو" میں کلینک کھولنے کے متعلق سوچ رہا ہوں تو بے اختیار میرے قدموں میں زمین پر بیٹھ گئے اور مسلسل شکریہ اور نوازش کے کلمات کہتے رہے ان کی اس محبت اور خلوص کا گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ پوری شرح صدر سے ہم کلینک کو قائم کرنے کے انتظامات میں مصروف ہو گئے۔

ملک اجنبی تھا۔ زبان اجنبی تھی۔ کئی دفعہ حالات سے دل برداشتہ ہو جاتے لیکن امیر صاحب کی ڈھارس اور احباب کا خلوص آڑے آتا۔

کلینک کو شروع کرنے کا مسئلہ بھی بہت پیچیدہ ہوتا ہے۔ بلڈنگ کی مناسبت سے لیکر ڈاکٹر کی ڈگری کوالیفیکیشن (Qualification) اور تجربہ کی چھان بین ہوتی ہے۔ تب کہیں جا کر محض اجازت ملتی ہے

اجازت کے سلسلہ میں وزارت صحت کے ساتھ اکثر و بیشتر رابطہ رہا۔ شروع شروع میں وزارت صحت کا چیف میڈیکل آفیسر جو کہ انگریز عیسائی ہے چھٹی پر گیا ہوا تھا اور اس کی جگہ ایک ہندو ڈاکٹر کام کر رہا تھا۔ جب میں اس کو ملا تو اس نے اس قدر لمبے چوڑے مراحل بتائے کہ ایسے لگتا تھا کہ ہم کو کلینک کی اجازت چھ مہینے سے پہلے کسی صورت میں نہیں مل سکتی۔ ہو سکتا ہے ایک سال بھی لگ جائے۔

اس دن بہت دل برداشتہ ہو کر واپس آئے امیر صاحب کو مطلع کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اللہ پر توکل رکھیں اور کوشش جاری رکھیں ایسا اتفاق ہوا جو کہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ وہ انگریز چیف میڈیکل آفیسر اپنی چھٹی کے ختم ہونے سے پہلے ہی آ گیا اور ہماری عرضداشت کی جلد ہی شنوائی ہو گئی۔

جب یہ انگریز چیف میڈیکل آفیسر کلینک کا معائنہ کرنے کے لئے آئے تو بڑی خوش طبعی سے ہمارے ساتھ باتیں کرتے رہے اور کہا۔

ہم تو صرف عیسائی ہسپتالوں کے متعلق سنا کرتے ہیں اور حقیقتاً عیسائی ہسپتالوں کا چرچا بھی بہت ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ کسی مسلمان تنظیم نے بھی ہسپتالوں اور کلینک کے بارے میں سوچا ہے پھر ہنس کر کہنے لگے کہ عیسائی ہسپتالوں کے ساتھ قدم ملانے کے لئے آپ کو بہت تیز بھاگنا پڑیگا

انہوں نے اپنی مدد کا یقین دلایا اور بہت مفید مشورے بھی دئے۔

جب وہ اپنی کار میں سوار ہو کر ہمیں الوداع کہہ رہے تھے تو میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ کیسا شریف الطبع آدمی ہے گو اس کو علم ہے کہ ہم عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان عمل میں کود رہے ہیں لیکن جہاں تک انسانیت کی خدمت کا سوال ہے اس نے ہماری کاوش کو سراہا ہے۔

پانچ فروری ۱۹۷۲ء کا دن بوکورو کلینک کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اُس دن آنریبل جناب ہیلتھ کمشنر نے اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے بوکورو کلینک کا افتتاح کیا۔

اپنے خطبہ افتتاحیہ میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا:۔

"کہ ہمیں جماعت احمدیہ کا بہت شکر گذار ہونا چاہیے جنہوں نے ہماری ضرورت کا احساس کرتے ہوئے ہمیں اس دور دراز علاقہ میں ایک کلینک مہیا کی ہے۔ ہماری سوسائٹی کو اس قسم کی تنظیموں کی بہت ضرورت ہے جو کہ انسانیت کی قدروں کو ملحوظ رکھتے ہوئے رفاعی خدمات کے لئے پیش پیش ہوں۔ سو اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ کا مقام ہمارے دلوں میں باعث عزت و احترام رہے گا۔"

اس سے پیشتر خطبہ استقبالیہ میں خاکسار نے جناب ہیلتھ کمشنر کو یقین دلایا کہ "ہمیں انسانیت کی لازوال قدروں کی پرواہ ہے ہم یہاں صرف مسلمانوں یا عیسائیوں کی خدمت کیلئے نہیں آئے۔ ہمارے پاس جو شخص بھی آئے گا اور جس شخص کو بھی ہماری ضرورت ہوگی ہم کو خدمت کے لئے کوشاں پائے گا۔ یہی بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے۔ چونکہ اسلام ایک فطرتی مذہب ہے جس کا پیغام تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے اسلئے ایک مسلمان ڈاکٹر کے لئے یہ بات اور بھی ضروری ہو جاتی ہے کہ وہ ملک و ملت کی پرواہ کئے بغیر اپنی خدمات سب کو پیش کرے"

جس واقعہ نے مجھے بے حد متاثر کیا وہ لوگوں کا رد عمل تھا۔ پہلے دن ہی لوگوں کا ایک ہجوم کلینک کے کھلنے کا انتظار کر رہا تھا

یہ خدا تعالیٰ کی کرم نوازی اور بے پناہ فضلوں کا ایک زندہ نشان تھا۔ آس پاس کے علاقوں کے چیفس آئے اور انہوں نے بھرپور تعاون کا یقین دلایا لوگ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ ان کے اپنے علاقے میں ایک اچھی کلینک قائم ہوئی ہے اور اب ان کو دور دراز شہروں کی خاک نہیں چھاننا پڑے گا علاقے کے مسلمانوں نے مشترک عقائد کی وجہ سے بہت محبت کا اظہار کیا۔

اس محبت اور خلوص نے ہمارے درمیان اجنبیت کی دیواریں گرا دیں اپنے دل کی کیفیت کا اظہار چہروں سے ہو جاتا کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ وہ مریض جو علاج کروا چکے ہوتے پھر سے کلینک میں موجود ہوتے اور میں ان سے پوچھتا کہ کیا آپ کو ابھی تک آرام نہیں آیا تو جواب دیتے کہ آرام تو ہمیں آگیا تھا ہم تو صرف شکریہ ادا کرنے آتے ہیں۔

نائیجیریا میں یوں تو بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن ہمارے علاقہ کی زبان (Hausa) ہاؤسا تھی۔ لوگوں کے ساتھ بول چال کے لئے ترجمان رکھے ہوئے تھے لیکن وہ اپنی ڈیوٹی ختم کر کے گھروں کو چلے جاتے اس کے بعد جو کبھی مریض آتے۔ ان سے مجھے ہی بات کرنا پڑتی۔ میں نے ان کی زبان کے وہ سب فقرے اور الفاظ فوراً سیکھے جو میرے لئے ضروری تھے۔ جونہی میں ان سے ان کی زبان میں بات شروع کرتا ان کے چہرے خوشی سے کھل جاتے اور وہ کرسی کھسکا کر میرے قریب ہو جاتے کافی حد تک ان کی تکالیف کو سمجھ لیتا اور تھوڑا بہت جواب بھی دے لیتا لیکن جب وہ ڈاکٹر کو اتنا دوست پا کر لمبے چوڑے قصے بیان کرنا شروع کر دیتے جو کہ میری ہاؤسا vocabulary سے باہر ہوتے تو میں ہنس کر کہتا Mai Gide Hausa Yakare اے دوست میری ہاؤسا تو ختم ہو گئی ہے اس پر وہ خوب ہنستے اور محظوظ ہوتے

اس قسم کے خوشگوار ماحول میں خدا کے فضل سے دل لگا کر کام کرنے کا موقعہ ملا اور لوگوں میں احمدیہ کلینک بہت ہر دلعزیز ہو گئی۔ جیسے جیسے کلینک ترقی کرتی گئی۔ مختلف قسم کے لوگوں اور سرکاری عہدے داروں اور تاجروں سے تعاون ہوتا گیا اور انہی لوگوں نے بعد میں کلینک کے لئے مستقل جگہ لینے کے سلسلے میں بہت مدد کی۔

ایک دن جاس کے شہر سے جو ہماری ریاست کا دارالخلافہ تھا ایک بہت بڑے سٹور کے مینیجر تشریف لائے اور کہنے لگے احمدیہ کلینک کا نام سے میری بہت بڑی یادیں وابستہ ہیں اور جس جانفشانی سے آپ لوگ مریضوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں مجھے بے حد پسند ہے۔ جب میں نے سنا کہ اب بوکورو میں بھی احمدیہ کلینک کھل رہا ہے تو میں بے اختیار یہاں کھنچا چلا آیا ہوں مجھے حیرت ہوتی تھی کہ ایک کروڑ پتی آدمی اتنے اچھے ہسپتالوں کو چھوڑ کر دور دراز علاقے میں محض احمدیہ کلینک کا نام سنکر آیا ہے بعد میں تو صرف وہ خود آتے رہے۔ بلکہ انہوں نے بہت سے لوگوں کو ہم سے متعارف بھی کروا دیا (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام

چھٹا آل ربوہ INDOOR (انڈور) ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ مورخہ ۳۰، ۳۱ جنوری اور یکم، ۲ فروری ۱۹۷۵ء کو ایوانِ محمود میں منعقد ہوگا۔ ربوہ کے تمام شوقین کھیل میں حصّہ لے سکتے ہیں۔ ٹورنامنٹ مندرجہ ذیل سیکشنوں میں کھیلا جائے گا۔

(۱) سنگل سینئر، (۲) ڈبل سینئر، (۳) جونیئر (۱۶ سال کی عمر تک)

(۴) ڈبل جونیئر (۱۴ سال تک) (۵) جونیئر سنگل (۱۴ سال تک) (۶) جونیئر ڈبل (۱۴ سال تک)

(۷) نیو کمر سنگل { NEWCOMER SINGLE (۸) نیو کمر ڈبل { NEW COMER DOUBLE

(۹) لکی ڈبل LUKEY DOUBLE (۱۰) مہتممین سیکشن (۱۱) ٹیم سیکشن

نوٹ:۔ داخلہ ۲۹ جنوری صبح دس بجے تک انتظامیہ کمیٹی کو پہنچ جانی چاہیئے۔ مزید تفصیلات کیلئے سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی سے رجوع کریں۔

(مہتمم صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

بعض ناگزیر حالات کے باعث جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کو ملتوی کرنا پڑا تھا اب انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ صلح (جنوری) سالانہ کھیلیں جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ہوں گی۔ جس میں انفرادی کھیلوں کے علاوہ اجتماعی کھیلوں کے مقابلے بھی ہوں گے۔ نیز بعض دلچسپ کھیلوں کے مقابلے بھی ہوں گے۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر محظوظ ہوں۔

(مدیر الالعاب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی عبدالرزاق صاحب بٹ گجراتی مبلغ سلسلہ احمدیہ گھانا کو ۷ جنوری ۱۹۷۵ء کو پہلی بچی عطاء فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام عطیۃ الغفور تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم غلام محمد صاحب گجراتی کی پوتی اور مکرم مولانا محمد منور صاحب فاضل سابق مبلغ مشرقی افریقہ کی نواسی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمۂ دین بنائے۔ آمین

(محمد انیس الرحمٰن شاہد بنگالی۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ جیونی صاحبہ اہلیہ حبیب دین صاحب کشمیری (مرحوم) مورخہ ۴ جنوری بروز ہفتہ عرصہ ۵ سال بیمار رہنے کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملی ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطاء کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

(خواجہ بشیر احمد بٹ محلہ دارالیمن غربی۔ ربوہ)

ہر قسم کا سائنس کا سامان اچھی اور بارعایت خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

اعلان دار القضاء

مکرم نعمت علی صاحب گوندل چوہدری علی محمد صاحب ڈاکخانہ گرونڈ می ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم علی محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعات ۲/۴، ۱۳/۱۴ واقع محلہ دارالعلوم الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) غلام محمد صاحب (۲) غلام حسین صاحب۔ (۳) غلام قادر صاحب (۴) حنیفہ بی بی صاحبہ (۵) حفیظہ بی بی صاحبہ۔

استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ بالا مرحوم کے تمام وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

مکرم برادرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنے صاحبزادہ چوہدری محمد سمیع ورک کا نکاح ہمراہ عزیزہ امینہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری حاکم علی صاحب ممبر صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۴۱ لیفٹ ہاکڑہ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر مسجد احمدیہ چک مذکور میں ۱۰ جنوری ۱۹۷۵ء کو بعد از نماز جمعہ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ (چوہدری عبدالغفار ورک 627.4 اسلام آباد)

۲۔ میرے بیٹے محمد انیس کا نکاح عزیزی سلطانہ بیگم صاحبہ (جو مکرم کیپٹن نواب دین صاحب کی پوتی ہے) سے تین ہزار روپیہ حق مہر پر ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو دونوں گھرانوں کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین (والدہ محمد انیس کارکنہ مقامی لجنہ ربوہ)

چین اور مذہب بقیہ صـ۳

برائیوں کا خاتمہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ میں بتا چکا ہوں کہ چین میں قلوب کی تختی صاف تھی، زمین زرخیز تھی، پیشوایانِ مذاہب کی کوششوں سے قلوب کی نئی دنیا تیار تھی۔ صرف تھرڈ، نفیمین اور نڈن کی ایکسپلائے ٹیشن (Exploitation) کو ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ اس کا ختم ہونا تھا کہ چین کی خاکستر سے سلگتی ہوئی چنگاریاں ہویدا ہوگئیں۔ چینی بڑے سادہ طبع ہیں۔ اس خصوصیت کو "ماؤزے تنگ" نے بایں الفاظ بیان کیا ہے:۔

"چین کے ساٹھ کروڑ عوام کی ایک نمایاں خصوصیت "غریب اور کورا" ہونا ہے..... ایک کورے، بے داغ کاغذ پر تازہ ترین اور انتہائی خوبصورت تصویریں بنائی جا سکتی ہیں"

(ماؤزے تنگ کے اقوال صـ۳۶)

اس سادہ کاغذ پر "خدائے احکم الحاکمین" کا نام کیوں نہیں لکھا جاسکتا؟ اس کے جواب کے لئے آئندہ مضمون کا انتظار فرمائیں

درخواستِ دعا

میری دادی جان آجکل سخت بیمار ہیں۔ اور دماغی طور پر بھی بہت زیادہ کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

(محمود افضل بٹ کرڈیانوالہ تحصیل و ضلع گجرات)

(۲) میری اہلیہ عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(خواجہ بشیر احمد بٹ محلہ دارالیمن۔ ربوہ)

زرعی اراضی برائے فروخت

دو ۲ مربع زمین ۱۵ ایکڑ فی مربع واقع چک نمبر 2 T. D. A (چک حمدیاں) تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ پختہ سڑک سے ایک میل کے فاصلے پر زمین آباد ہے پانی نہر بارہ ماہ میسر ہے۔

قیمت فروخت نوّے ہزار روپیہ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد جی

۱۰۔ سول لائنز میو روڈ۔ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ سے دُوری اور بُعد ساری نامُرادیوں اور ناکامیوں کی جڑ ہے

تقویٰ دُعاؤں کو قبولیّت کے لائق اور انسان کو مولیٰ کا محبوب بنا دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ نکاح فرمودہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۲ء میں تقویٰ کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

"تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے جسے ملے۔ انسان اپنی ضروریاتِ زندگی میں کیسا مضطرب اور بے قرار ہوتا ہے خصوصاً رزق کے معاملہ میں۔ لیکن متقی ایسی جگہ سے رزق پاتا ہے کہ کسی کو تو کیا معلوم ہوتا ہے خود اس کے بھی وہم گمان میں نہیں ہوتا۔ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ پھر انسان بسااوقات بہت قسم کی تنگیوں میں مُبتلا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے جیسے فرمایا مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا انسان کی سعادت اور نجات کا انحصار علومِ الٰہیہ پر ہے کیونکہ جب تک کتاب اللہ کا علم ہی نہ ہو وہ نیکی اور بدی اور احکام ربّ العالمین سے آگاہی اور اطلاع کیونکر پا سکتا ہے مگر تقوےٰ ایک ایسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی سے کُھلتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ متقی کا معلّم ہو جاتا ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ۔ انسان اپنے دشمنوں سے کس قدر حیران ہوتا اور ان سے گھبراتا ہے لیکن متقی کو کیا خوف؟ اس کے دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا

اللہ تعالیٰ سے دُوری اور بُعد ساری نامرادیوں کی جڑ اور ناکامیوں کی اصل ہے مگر متقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ تقویٰ ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے مولیٰ کا محبوب بناتی ہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ تقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ متقی کے لئے مکتفی ہو جاتا ہے اور اس سے ولایت ملتی ہے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ پھر تقویٰ ایسی چیز ہے کہ دعاؤں کو قبولیت کے لائق بنا دیتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ بلکہ اس کے ہر فعل میں قبولیت ہوتی ہے۔

غرض تقویٰ جیسی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے اور تقویٰ نام ہے اعتقاداتِ صحیحہ، اقوالِ صادقہ، اعمالِ صالحہ، علومِ حقّہ، اخلاقِ فاضلہ، ہمّتِ بلند۔ شجاعت، استقلال، عفت، حلم، قناعت، صبر کا۔ حسنِ ظن باللہ، تواضع، صادقوں کے ساتھ ہونے کا۔ پس یہ تقویٰ اپنے رب کا اختیار کرو۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱)

درخواستِ دُعا

میرے بہنوئی مکرم برادرم کلیم الدین صاحب امینی کی والدہ محترمہ ہڈرز فیلڈ انگلینڈ میں بیمار ہیں۔ اسی طرح وہ خود بھی بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(شیخ نور الحق محلہ دار البرکات ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

دُعائے مغفرت

میرے والد محترم ملک نصیر احمد صاحب گزشتہ پانچ ماہ سے ہسپتال میں زیرِ علاج تھے اسی دوران ان کا اپریشن بھی ہوا جو کامیاب نہ ہو سکا۔ ڈاکٹروں نے کینسر کا مرض جو بہت بڑھ چکا تھا لاعلاج قرار دیا۔ آخر ۲۲، ۲۳ دسمبر ۱۹۷۴ء کی درمیانی شب بوقت پونے ایک بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

والد صاحب مرحوم کا جنازہ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ لے جایا گیا جہاں ۲۴ دسمبر کو شام نو بجے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم کو احمدیت سے بہت لگاؤ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اکثر فرماتے رہتے اور ان کی لائبریری میں سلسلہ کی بے شمار کتب موجود ہیں۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ قرآن کریم کے مضامین پر غور و تدبّر کرنے والے، بڑے مہمان نواز اور محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ حلقہ ناظم آباد کراچی کے زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے اپنی وفات تک بڑی تندہی سے کام کرتے رہے۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں جن کے نام یہ ہیں:- نصیرہ انور بیگم چوہدری شریف احمد وڑائچ، رشیدہ انجم بیگم کمانڈر بشیر لطف الرحمٰن، لطیف اشرف زبیری۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنّت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقامِ قُرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی قوت عطا فرما کر آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(نصیرہ انور سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ کراچی)

نیا روزگار پانیوالوں کے لئے نیک نمونہ

عزیزہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ بنت محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تحریک کے مطابق اپنی پہلی سالم تنخواہ بقدر پانچ صد روپیہ بطور شکرانہ تحریکِ جدید کو اپنے والد بزرگوار کے ذریعہ ارسال فرمائی ہے۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔ عزیزہ موصوفہ نے نیا روزگار پانے والوں کے لئے نیک نمونہ قائم فرمایا ہے۔ قارئینِ کرام سے ان کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں خیر و برکت نازل فرمائے اور نہایت بابرکت اور درخشندہ مستقبل بخشے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

تقریری مقابلہ منعقدہ خوشاب میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نمایاں کامیابی

گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب میں منعقدہ بین المدارس تقریری مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، الحمد للہ۔

عزیزم محمد احمد اشرف ابن مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مبلّغ انڈونیشیا نے "سائنس اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کر کے اوّل پوزیشن حاصل کی اور پچاس روپے نقد انعام کے مستحق قرار پائے نیز عزیزم ظہیر احمد باجوہ ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ نے "سائنس کے ارتقاء میں مسلمانوں کی خدمات" کے موضوع پر تقریر کر کے سوم پوزیشن حاصل کی اور بیس روپے نقد انعام کے مستحق قرار پائے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزان اور سکول کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴